السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں مسمات فاطمہ سکنہ چنیوٹ بعمر تیس سال حج کا شوق رکھتی ہوں اور بڑی مشکلوں سے میں نے حج کے شوق میں روپیہ جمع کیا ہے، اب میرا کوئی محرم ایسا نہیں جو مستطیع ہو اور مجھے اپنے ساتھ حج کرائے اب اگر میں برادری کے کسی غیر محرم کے ساتھ حج کرلوں، تو شرعاً جائز ہے یا نہیں ہمارے اس سفرحج میں اور مرد اور عورتیں شامل ہوں گی۔ لیکن ان سب کے ساتھ اپنے اپنے محرم ہوں گے، صرف میرا ہی کوئی محرم نہ ہوگا۔ ینوا توجروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی عورت پرحج فرض نہیں ہے، جس کے ساتھ سفر میں جانے والا خاوند یا ذی محرم نہ ہو۔ استطاعت حج میں عورت کے لیے یہ بھی ایک شرط ہے، حدیث میں آیا ہے: لا تسافر المرأة الا مع ذی محرم فقام رجل فقال یا رسول اللہ ان امراتی خرجت حاجة فقال فانطلق فحج مع امراتک۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ کوئی عورت ذی محرم (جس کے ساتھ نکاح حرام ہو) کے بغیر سفر نہ کرے، یہ سن کر۔ ایک شخص نے کہا کہ میری عورت سفرحج کے لیے گئی ہے، آپ نے اسی شخص کو غزوہ سے روک کر فرمایا تم اپنی عورت کے ساتھ جاؤ اور حج کرو۔ (صحیح مسلم)

تشریح:

اپنی ذاتی برادری کا قافلہ مرد عورت کا ہو تو اس کے ساتھ جا سکتی ہے، ممانعت کی جو علت غائی خلوت اجنبیہ کی فرمائی ہے، وہ قافلہ برادری میں مفقود ہے، لہٰذا میری رائے اس بارے میں تامل ہے۔ واللہ اعلم (از مولانا عبداللطیف جوناگڑھی، فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۵۱۴)

توضیح:

بعض مصلحتوں اور دوراندیشیوں کی بنا پر ارشاد نبوی قانونی حیثیت رکھتا ہے، بہرحال اتقاء اور پرہیزگاری اسی میں ہے کہ عورت بغیر ذی محرم کے حج کو نہ جائے۔ لیکن عورتوں کے قافلہ کی صورت میں علمائے دین نے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ (علی محمد سعیدی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 08 ص 78

محدث فتویٰ